فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۴۵

یوم چہارشنبہ روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ ثانی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۶ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳/۵۰ ر
سہ ماہی ۷ ر
خطبہ نمبر ۵ ر

جلد ۵۰/۱۵ ۔۔ ۱۵ نبوت ۱۳۴۰ھ ش ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء ۔۔ نمبر ۲۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۴ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ اس وقت بھی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن کھانسی کی کچھ تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

گھانا میں جماعت احمدیہ تعلیم اور تبلیغ کے میدانوں میں عیسائیت کا زبردست مقابلہ کر رہی ہے

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا لیکچر

ربوہ ۱۴ نومبر۔ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ نے کل تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کالج ہال میں کالج کے طلباء اور ممبران سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے گھانا میں تبلیغ اسلام کے بعض دلچسپ واقعات بیان کئے اور جماعت کی تعلیمی اور تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ گھانا میں جماعت احمدیہ تعلیم کے میدان میں بھی اور تبلیغ کے میدان میں بھی عیسائیت کا زبردست مقابلہ کر رہی ہے۔

اس اجلاس میں صدارت کے فرائض یونین کے سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ فضل احمد صاحب نے ادا کئے۔

مکرم مولانا مبشر صاحب نے دوران تقریر میں واضح کیا کہ پہلے ملک کے پورے تعلیمی نظام پر عیسائی مشن چھائے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے ان سکولوں کو عیسائیت کے فروغ کا ایک موثر ذریعہ بنا رکھا تھا۔ جماعت احمدیہ نے اول تو عیسائی سکولوں میں مسلمان بچوں کو عیسائیت کی تعلیم دینے کے خلاف پُر زور آواز بلند کی جس کے تحت اب ان سکولوں میں مسلمان بچوں کو عیسائیت کی تعلیم دینا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ دوسری طرف جماعت نے وہاں اسلامی سکول اور مدارس

بزم کھولنے کی طرف توجہ دی۔ چنانچہ اب تک وہاں بیندرہ سکول قائم ہو چکے ہیں اور ان میں سے ایک سیکنڈری سکول بھی ہے۔ آپ نے وہاں ان سکولوں کے قیام میں ابتدائی مشکلات اور انکی بعض تفصیلات بھی بیان فرمائیں اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان سب مشکلات کو دور کیا اور اسکی خاص نصرت اور تائید کے نتیجے میں بالآخر ان سکولوں کا قیام ممکن ہوا۔ دوران تقریر میں آپ نے تبلیغی میدان میں بھی جماعت کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء دختر عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحومؓ کی نواسی ہے۔

ادارۂ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن کھانسی کی تکلیف تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

درخواست دعا

کیالا (سیرالیون) میں ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر کیر ڈی کمادا ڈسٹرکٹ کونسل کی صدارت کے امیدوار کی حیثیت سے انتخاب لڑ رہے ہیں وہ اس انتخاب میں اپنی کامیابی کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

فارسی زبان میں پیہم ایک ارتقائی عمل جاری ہے

بزم فارسی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام پروفیسر شکور احسن کا فاضلانہ مقالہ

ربوہ ۔۔۔ مورخہ ۱۲ نومبر کو صبح ۸ ۱/۲ بجے بزم فارسی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "قدیم اور جدید فارسی" کے موضوع پر ایک فاضلانہ مقالہ پڑھتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر جناب شکور احسن نے واضح کیا کہ ایرانی فارسی میں پیہم ایک ارتقائی عمل نظر آتا ہے۔ یہ عمل صرف الفاظ اور محاورات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ صرف و نحو کے بعض قواعد بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا برصغیر میں جو فارسی صدیوں سے بولی جا رہی ہے اس میں یہ ارتقائی عمل یکسر مفقود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں یہ زبان کبھی بھی سرکاری سطح سے اتر کر عوامی زبان کا جامہ نہیں پہن سکی۔ برخلاف اس کے ایران میں فارسی کو ہمیشہ قومی اور عوامی زبان کی حیثیت حاصل رہی ہے۔

اپنے اس فاضلانہ مقالہ میں پروفیسر شکور احسن نے الفاظ محاورات اور صرف و نحو کے اصولوں میں نمایاں تبدیلی کی واضح مثالیں دے کر قدیم اور جدید فارسی کے باہم فرق کو بڑی سادگی سے واضح فرمایا۔ مقالہ بہت معلومات افزا اور دلچسپ تھا۔ بزم فارسی کے اس خصوصی اجلاس کی صدارت پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر جناب ڈاکٹر عبادت بریلوی نے کی۔ آخر میں جناب ناصر احمد صاحب پرویز پروازی اور جناب چوہدری محمد علی صاحب مضطر نے اپنا کلام سنایا جو بہت پسند کیا گیا۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ایک انگریزی مباحثہ

مورخہ ۵ ارنومبر سنہ ۱۹۶۱ء بروز بدھ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام شام کے ۴ بجے کالج ہال میں ایک آل ربوہ انعامی انگریزی مباحثہ منعقد ہو رہا ہے۔ قرارداد یہ ہوگی۔

Fruits of Labour are sweeter than Gifts of fortune

شائقین احباب کو شمولیت کی دعوت ہے۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

دین کی خاطر اموال کا ضیاع بھی بعض اوقات ضروری ہوتا ہے

ترقی کرنے والی قوموں کو اپنی طاقت کا ایک حصہ ضرور ضایع کرنا پڑتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۴ اگست ۱۹۵۵ء بمقام پارک ہوس کوئٹہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں دوستوں کو ایک واقعہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو اگرچہ چھوٹا سا ہے مگر اپنے اندر

بہت بڑا سبق رکھتا ہے

اور وہ یہ ہے کہ ہمارا ارادہ تھا کہ دو اگست کو ہم زیارت جائیں اور ۳ اگست کو واپس آجائیں۔ چنانچہ جماعت نے اس غرض کے لئے وہاں کھانے تیار کروائے موٹروں کا انتظام کیا۔ اور پھر بعض احباب نے دفاتر سے چھٹیاں بھی لے لیں اور ساتھ جانے پر تیار ہو گئے۔ لیکن رات کو مجھے درد نقرس کی ایسی شدید تکلیف ہو گئی کہ ساری رات بیٹھ کر اور ٹکور کرتے کرتے گزری۔ صبح پہلے تو میں نے خیال کیا کہ وہاں چلے جائیں۔ لیکن بعد میں یہ تجویز رہ گئی اور ہم وہاں نہ جا سکے میں سمجھتا ہوں اس میں خدا تعالےٰ کی کوئی حکمت ہوگی۔ مگر وہ دوست جنہوں نے اس سفر کے لئے تیاری کی تھی۔ ان کے متعلق

مجھے اطلاع ملی ہے

کہ وہ افسردہ سے رہے اور بہت افسوس کرتے رہے۔ بعض دوستوں نے مجھے یہ بھی کہا کہ ہم اسٹیشن ویگن لے آتے ہیں۔ آپ اس میں لیٹ جائیں۔ اس طرح سفر آسانی سے کٹ جائے گا۔ اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میری گزشتہ

عمر کا ایک بڑا حصہ

ایسا تھا کہ ہم جب کہیں جانے کا ارادہ کر لیتے تھے تو خواہ آندھیاں ہی کیوں نہ چل رہی ہوں اور خواہ موسلا دھار بارش ہی کیوں نہ برس رہی ہو۔ ہم وہاں چلے جاتے تھے لیکن ہر عمر کے لئے الگ قسم کے کام زیب دیتے ہیں۔ ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں انسان کو خدائی قانون کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک احباب کی خواہش تھی۔ یہ اچھی چیز ہے۔ لیکن جس رنگ میں بعض رواتیں مجھے پہونچی ہیں۔ اور پھر اپنے

ملک کی عام ذہنیت

جو میں جانتا ہوں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ دوستوں کی افسردگی میں کچھ اس بات کا بھی دخل تھا کہ جو کھانے انہوں نے پکائے تھے وہ ضائع چلے گئے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے اس کے متعلق بھی بحث کی ہے۔ اسلام نے بعض احکام ایسے دیئے ہیں۔ جو بظاہر چیز کے ضائع کرنے والے ہیں۔ لیکن ثواب حاصل کرنے کے لئے انہیں فرض قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً حج کے موقعہ پر جو قربانی ہوتی ہے۔ وہ بھی بظاہر ضائع ہوتی ہے۔ اب تو وہاں لوگ کثرت سے جاتے ہیں۔ اور

قربانیوں کا ایک حصہ

ان کے استعمال میں آجاتا ہے۔ لیکن اس سے قبل کسی زمانہ میں گوشت کھانے والے وہاں کم تعداد میں ہوتے تھے۔ اور قربانی کا رواج زیادہ تھا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب حج کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے ہمراہ ہزاروں قربانیاں تھیں اور انہیں کھانے والے کوئی نہیں تھے۔ فرض کرو ایک بکرے میں بیس سیر گوشت ہو۔ ایک گائے میں ۲ من گوشت ہو۔ اور ایک اونٹ کے اندر پانچ سات من گوشت ہو۔ تو ہزاروں قربانیوں کے نتیجہ میں کتنا گوشت ضائع ہوتا ہوگا۔ اگر

ہم فرض کرلیں

کہ ہر شخص ایک سیر گوشت کھئے۔ اگرچہ ہر شخص ایک سیر گوشت نہیں کھا سکتا کیونکہ بعض بچے اور عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ وہ کم کھاتے ہیں۔ لیکن اگر ایک سیر گوشت فی کس بھی رکھ لیں۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ایک اونٹ ذبح ہوا تو دو سو افراد نے کھایا۔ اب اگر دس افراد میں سے ایک نے قربانی کی ہو۔ تو صرف بیس فیصدی گوشت کام آگیا باقی سب ضائع چلا جاتا ہے۔

میں نے جب حج کیا تو میں نے

سات دنبے

ذبح کروائے تھے۔ ان میں سے ایک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تھا ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تھا۔ ایک حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا۔ ایک حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھا۔ اور ایک ساری جماعت کی طرف سے تھا۔ کل سات دنبے تھے جو ذبح کروائے گئے۔ میں نے دیکھا کہ قصاب ابھی چھری ان کی گردن سے ہٹاتا ہی تھا کہ یکدم دنبہ غائب ہو جاتا تھا۔ ادھر چھری ہٹائی اور ادھر بدوی لوگوں نے دنبے کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹ کر لے گئے۔ لیکن اس پر کوئی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ وہ قہقہے لگاتے جاتے تھے۔ کیونکہ اس علاقہ میں

حج کے دنوں میں

گوشت کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی۔ اس طرح ہمارے تین دنبے غائب ہو گئے۔ ہمارے ساتھ عبدالحی صاحب عرب بھی تھے چوتھے دنبے پر ہم نے انہیں بٹھا دیا۔ لیکن غائب کرنے والے چونکہ زیادہ ہوتے تھے اس لئے اگر ہم نہ ہوتے تو شاید ان کو بھی آدمی گھسیٹ لے جاتے۔

غرض وہاں گوشت کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ وہ بالعموم ضائع چلا جاتا ہے۔ لیکن قربانی

حج کے فریضہ کا ایک حصہ

ہے جس سے اسلام نے ہمیں یہ سبق سکھایا ہے کہ دین کے لئے بعض وقت اموال کا ضیاع بھی کرنا پڑتا ہے۔ جب تک ضیاع نہ کیا جائے اس وقت تک قومیں بچ نہیں سکتیں۔

پس اگر ہم زیارت چلے جاتے تو احباب کو یہ ثواب تو ضرور ہوتا کہ انہوں نے ہماری خاطر کی۔ اور مہمان نوازی سے کام لیا۔ لیکن ہمارے زیارت جانے کی وجہ سے جو انہیں ثواب ہوتا۔ وہ اس ثواب کے برابر نہیں جو ہمارے نہ جانے کی وجہ سے انہیں ہوا۔ گو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ان کے افسوس کے بعد اب اتنا نہیں رہا۔ جو ان کے اس نکتہ کے سمجھ لینے پر ہوتا تھا۔ دنیا میں جتنی قومیں ترقی کرتی ہیں۔ انہیں اپنی

طاقت کا ایک حصہ ضائع کرنا پڑتا ہے

مثلاً فوج ہے بعض دفعہ ایک سپاہی فوج میں داخل ہوتا ہے اور ریٹائر ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے لڑنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ گویا اس پر جو روپیہ خرچ ہوا۔ وہ ضائع چلا گیا۔ لیکن اگر حکومت ایسا نہ کرے۔ تو تباہ ہو جائے پس جس طرح دنیوی کاموں میں طاقت کے ایک حصہ کا ضیاع اہمیت رکھتا ہے۔ اسی طرح دینی کاموں میں بھی طاقت کے ایک حصہ کا ضیاع بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر لوگ ضیاع سے بچنے کی کوشش کریں تو انکی مہمان نوازی اتنے نچلے درجہ پر آجاتی ہے کہ جسکی حد نہیں۔ مثلاً ہمارا پنجاب ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ پنجابی مہمان نواز نہیں ہوتے لیکن صوبہ سرحد کی نسبت

پنجابی کم مہمان نواز ہوتے ہیں

پنجاب میں لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی دعوت میں نہ آیا تو کھانا ضائع ہو جائے گا اس لئے بالعموم وہ اس طرح کرتے ہیں کہ ادھر مہمان آیا اور ادھر اسکے لئے کھانا تیار کرنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے مہمان کو کھانے کے لئے کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ ضائع ہونے والی چیز میں زیادہ ثواب ہوتا ہے چیز کے ضائع کرنے سے اسلام نے وہاں منع کیا ہے جہاں ضیاع عقل کے خلاف ہو اور جہاں ضیاع عقل کے مطابق ہو وہاں

یہ سمجھ لینا چاہیئے

کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہمیں زیادہ ثواب دینے کا ہے اس بارہ میں تم جتنی منطق استعمال کرو گے۔ اتنی ہی تمہاری روحانیت کم ہو جائے گی۔ اور جتنی منطق تم کم استعمال کرو گے اتنی ہی تمہاری روحانیت زیادہ ہو گی اور ثواب زیادہ ہو گا۔ زیارت نہ جانے کا مجھے تو افسوس کیا ہونا تھا۔ شاید عورتوں اور بچوں کو افسوس ہو۔ لیکن آپ لوگوں کیلئے افسوس کا کوئی مقام نہیں۔ آپ کو ایک ثواب تو مہمان نوازی کا ہو گا اور ایک ثواب خواہش کے پورا نہ ہونے کا ہو گا۔

حضرت معاویہؓ

کے متعلق لکھا ہے کہ ایک دفعہ ان کی صبح کی نماز جاتی رہی۔ مؤذن نے اطلاع تو دی لیکن حضرت معاویہؓ کی وقت پر آنکھ نہ کھل سکی اس کا آپ کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپ سارا دن روتے رہے اور خدا تعالےٰ سے اسکی معافی مانگتے رہے دوسرے دن انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک شخص انہیں جگا رہا ہے انہوں نے جگانے والے سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا۔ میں شیطان ہوں حضرت معاویہؓ نے کہا

شیطان کا کام

تو نماز سے روکنا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ نماز پڑھو۔ اس نے کہا۔ ہوں تو میں شیطان اور میرا کام نماز سے روکنا ہی ہے مگر کل میں نے آپ کو نماز سے روکا تو اس کے نتیجہ میں آپ سارا دن روتے رہے اس پر اللہ تعالےٰ نے کہا چونکہ ایک نماز کے جانے سے اسے اتنا صدمہ ہوا ہے اسلئے اسے پچاس گنا ثواب دے دیا جائے۔ میری غرض تو آپ کو ثواب سے محروم رکھنا تھا۔ لیکن یہاں بات الٹ گئی اور آپ کو ایک نماز کی بجائے پچاس نمازوں کا ثواب مل گیا اس لئے میں نے کہا انہیں جگا دوں تاکہ ایک نماز کا ہی ثواب ملے۔ پچاس نمازوں کا نہ ملے۔ غرض جب کسی کام کا ارادہ فسخ ہو جاتا ہے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے۔ ایک تو خدمت کا اور ایک اس کا کہ جو خواہش تھی وہ پوری نہ ہوئی۔

بہرحال

بیدار قوموں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ ایک حصہ کام کا ہمیشہ ضائع ہوتا رہتا ہے۔ منافق لوگ اکثر مجھ پر اس روپیہ کی وجہ سے جو بظاہر ضائع ہوتا معلوم ہوتا ہے اعتراض کیا کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے زیادہ کام آتا ہے۔ مثلاً ہم سمجھتے ہیں کہ کابل میں تبلیغ کا رستہ جلد کھلنے والا ہے۔ اس پر ہم پانچ سات پٹھانوں کو بلا کر انہیں تعلیم دیتے ہیں اور بطور مبلغ انہیں تیار کرتے ہیں لیکن بعد میں وہ رستہ نہیں کھلتا۔ منافق لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ روپیہ کیوں ضائع ہوا حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر رستہ کھل جاتا۔ تو پھر ہم کیا کرتے وہاں تبلیغ کے لئے کہاں سے مبلغ لاتے غرض قوم کی تعمیر سے تعلق رکھنے والے جو کام ہوتے ہیں ان پر منافق ہمیشہ اعتراض کرتے رہتے ہیں اور دوسرے نادان بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ واقعی روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ قوم کے تعمیری کام وہی ہوتے ہیں جن پر ایک ظاہر بین کی نگاہ میں روپیہ ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی
— بطور انعام —

وکالتِ مال تحریک جدید کی طرف سے جملہ خدام الاحمدیہ کو حسب ذیل عنوان پر مضمون نویسی کی دعوت دی جاتی ہے۔

"تحریک جدید کا دفتر دوم اور خدام الاحمدیہ"

جو مضامین دفتر ہذا میں ۱۰ دسمبر ۱۹۶۱ء تک پہنچ جائیں گے۔ ان میں سے اول آنے والے کو ایک انگوٹھی نقرئی انعام کے طور پر پیش کی جائے گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

فرمودہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

غریب پروری نصرت ربانی اور زیادتی رزق کا وسیلہ ہے

— مرتبہ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ —

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغونی فی ضعفاءکم فانما تنصرون وترزقون بضعفائکم۔ (تلخیص الصحاح)

ترجمہ :- حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے فقراء اور محتاجوں میں تلاش کرو۔ کیونکہ تم محتاجوں کی خدمت اور نگہداشت کی برکت سے ہی مدد اور رزق دئے جاؤ گے۔

تشریح :- یہ فرمان مبارک اسلامی سوسائٹی کے لئے انتہائی اہم ہے اور قوم کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کے سنوارنے میں بنیادی قانون اور ضابطہ کی حیثیت رکھتا ہے پسماندہ اور معذور اشخاص کے حقوق کی نگہداشت کرنا انسان کی فطرتی خصوصیات ہیں مگر یہ قدرتی خصائص ماحول اور معاشرت میں ابتری کی وجہ سے مسخ ہو سکتے ہیں۔ اگر منظم طریقہ سے قوم کے ارباب حل وعقد فقراء اور ناتواں اشخاص سے ہمدردی کرتے ہوئے ان کی پیٹ پروری کر سکیں تو بہت سی قباحتوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ جس قوم سے یہ نیکی اور خوبی عنقا ہو جاتی ہے۔ وہاں چوری۔ بددیانتی۔ غبن۔ سمگلنگ جیسی المناک عادات جنم پاتی ہیں۔ حسد کینہ اور انتقام جیسی اجتماعی امراض معاشرہ کو تباہ کر دیتی ہیں جس کا روکنا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔ آج نفسیات کے ماہرین اعتراف کرتے ہیں کہ احساس کمتری "Complex" ایک ایسی لعنت ہے جس سے کئی اور لعنتیں پیدا ہوتی ہیں۔ قوم اور ملک کے اقتصادی توازن کو برقرار رکھنے میں فقراء کی حالت کو مناسب معیار پر لانا بہت ہی ضروری ہے ہمارے آقا کا یہ فرمان مبارک اخلاق اقتصاد اور ملکی ترقی میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور خدا اور اسکے رسول کی رضا کے حصول کے لئے وسیلہ عظیمہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی شخص کے حالات ہر وقت ایک جیسے نہیں رہا کرتے۔ امیر فقیر ہو جاتے ہیں اور فقیر امیر۔ یہ چکر ہر وقت دنیا میں چلتا رہتا ہے اور پاداش عمل کا اصول بھی مسلّمہ ہے اس لئے یتیم۔ بیوہ۔ اپاہج۔ اندھے بہرے اور گونگے وغیرہ اشخاص کے حقوق کی نگہداشت کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے جو اشخاص کسی پسماندہ شخص کی مدد نہیں کر سکتے وہ کسی صاحب حیثیت کے پاس جا کر تحریک کر سکتے ہیں۔ کئی لڑکے بہت ہی ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں مگر حالات پیش آمدہ کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے یا وہ تعلیم حاصل ہی نہیں کر سکتے ایسے لڑکوں کی مدد کرنا گویا اپنے ہی عزیزاں کی مدد کرنا ہے۔ نادار لڑکوں کو کتابیں خرید کر دینا گویا اپنے صاحبزادگان کو کتابیں خرید کر کے دینا ہے کسی مقروض اور فقیر خاندان کے لڑکے کی فیس برائے داخلہ دینا گویا اپنے لخت جگر کے امتحان کی فیس ادا کرنا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نمونہ ساری عمر یہ رہا کہ آپ فقراء کی تلاش میں رہتے اور ان کی ہر ممکن مدد فرمایا کرتے ان سے محبت اور پیار کرتے اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا بروقت ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

— فوری ضرورت —

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ انہیں ڈرل کے علاوہ فٹ بال۔ باسکٹ بال۔ والی بال وغیرہ کھیلوں میں دلچسپی اور واقفیت ہونی چاہیئے۔ تا طلبہ کی مختلف ورزشوں اور کھیلوں کی کماحقہ نگرانی کر سکیں۔

خواہش مند نوجوان اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کیساتھ وکالتِ تعلیم کو بلا تاخیر بھجوائیں۔ گریڈ حسب قابلیت دیا جائے گا۔

والسلام خاکسار
مشتاق احمد باجوہ
وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

اذکروا امواتکم بالخیر

محترم راجہ عزیز الدین صاحب مرحوم مہت پوری کا ذکر خیر

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

مہت پور ضلع ہوشیارپور کا ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں میں ایک غریب گھرانہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ اس خاندان کے سربراہ والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد میاں عزیز الدین صاحب مرحوم تھے۔ آپ کی معاش اور مزدوری کا تعلق عوام سے تھا لوگ آتے جاتے تھے اور انہیں بہت سے لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہر جگہ احمدیت کا چرچا ہونے لگا۔ کچھ لوگوں نے مخالفت شروع کر دی اور خیال کیا کہ راجہ عزیز الدین کی کیا حیثیت ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کھڑا رہ سکے وہ ابھی چند دن تک احمدیت سے توبہ کر لے گا۔ مگر ؎

یاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اتار دے

سچے طور پر جب احمدیت کسی کے دل میں داخل ہو جاتی ہے تو ظلم و تشدد اس کو نکال نہیں سکتا۔ لالچ اور طمع اس میں تبدیلی پیدا نہیں کر سکتا۔ یہی حال ہمارے مرحوم بھائی میاں عزیز الدین کا ہوا۔ مرحوم کی نیکی اور خدا ترسی کی زندگی کو سب جانتے تھے بعض شرفاء نے کہا کہ کیا ہوا عزیز الدین احمدی ہو گیا ہے وہ یوں تو نیک ہے۔ نمازی ہے۔ حلال روزی سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ مزدوری کرنا کوئی عیب نہیں ایسے شریف آدمی کو احمدی ہو جانے پر تنگ کرنا درست نہیں۔ قریبی گاؤں پنڈوری کے شریف رئیس چوہدری عبد الکریم صاحب نے بھی یہی موقف اختیار کیا۔

میاں عزیز الدین صاحب صبر و حوصلہ اور برداشت سے اپنے کام میں لگے رہے۔ آہستہ آہستہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس علاقے میں ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی طرف سے ایک تبلیغی مرکز قائم ہو گیا اور بہت سے مجاہدین یکے بعد دیگرے اس علاقہ میں کام کرنے لگے۔ اوائل میں میاں عزیز الدین صاحب مرحوم کا گھر ہی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ علیحدہ مکان لے لیا گیا اور کام زیادہ باقاعدگی سے شروع ہو گیا۔

اس علاقہ میں شیعہ صاحبان کی بھی خاصی تعداد تھی۔ غالباً مہت پور کے ایک نمبردار عطا محمد نامی بھی شیعہ تھے۔ ایک دن یہ قرار پایا کہ جماعت احمدیہ اور شیعہ صاحبان کے درمیان ایک تحریری مناظرہ ہو اور فریقین کے معروف علماء کو بلایا جائے یہ تحریری مناظرہ چار پانچ دن تک مہت پور میں رئیس پنڈوری کی موجودگی میں نہایت امن سے اور نہایت خوشگوار فضاء میں ہوا تھا شیعوں کی طرف سے علامہ مرزا محمد یوسف صاحب پیش ہوئے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خاکسار ابو العطاء نے مناظرہ کیا تھا۔ مناظرہ تحریری تھا۔ رقعے فریقین پہلے دے چکے تھے۔ اس لئے شرائط کے مطابق اسے طبع کرا کر "مناظرہ مہت پور" کے نام سے شائع کیا گیا۔ یہ مشہور مناظرہ بھی میاں عزیز الدین صاحب مرحوم کے گاؤں میں اور انہی کی کوششوں اور تبلیغ کا نتیجہ تھا۔ جس کا ثواب اپنے رنگ میں ان کو بھی ملتا رہے گا۔

تقسیم ہند و پاکستان کے بعد مرحوم موضع احمد نگر نزد ربوہ میں مقیم ہوئے اور چودہ سال کے قریب یہاں بھی ایک سچے احمدی کی زندگی بسر کی۔ ان کے کچھ دوسرے رشتہ دار مثلاً حضرت بابو فقیر علی صاحب مرحوم اسٹیشن ماسٹر اور چوہدری علی محمد صاحب دکاندار وغیرہ بھی احمد نگر میں آ کر آباد ہوئے۔

جامعہ احمدیہ بھی شروع میں احمد نگر آیا تھا۔ اس لئے مجھے بھی عرصہ تک احمد نگر میں سکونت اختیار کرنی پڑی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ میاں عزیز الدین صاحب مرحوم بالالتزام مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتے اور چندہ وغیرہ کی ہر تحریک میں اپنی بساط کے مطابق حصہ لیتے۔ یوں غریب تھے مگر دل کے امیر تھے۔ احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ کافی عرصہ سے بیمار رہتے تھے مگر صبر و شکر سے ہر تکلیف کو برداشت کرتے تھے۔ ان کی مالی تنگی کے باعث ان کے بعض رشتہ دار مثلاً جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ اور میاں الہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانیوال ان کی کچھ مالی امداد کرتے رہتے تھے۔ مگر میاں عزیز الدین صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ مجھے کسی کی احتیاج نہ ہو۔ بہت دعاگو انسان تھے۔ احمد نگر یا اس کے گرد و نواح میں جب بھی تبلیغی صورت پیدا ہوتی تو میاں عزیز الدین صاحب مرحوم بہت خوش ہوتے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

ان کی وفات اچانک ہوئی وہ پرانے بیمار تھے۔ صبح اٹھے۔ تہجد ادا کرنے کے بعد یکدم فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات سے جماعت احمد نگر کو بہت نقصان ہوا ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ بہت دیندار ہیں اور بچوں کو شوق سے قرآن مجید پڑھاتی ہیں۔ مرحوم کے چار لڑکے

م۔ اور دو لڑکیاں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور ان کے سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

میرے والد صاحب مرحوم

(از محمد اسلم صاحب باجوہ قائد خدام الاحمدیہ چک ۲۳ جنوبی ملکیوالہ)

خاکسار کے والد چوہدری نبی بخش صاحب چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا میں مؤرخہ ۲۵ / ۱۰ / ۶۱ بروز بدھ بعد نماز مغرب اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر اسی سال تھی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی دیانت۔ تقویٰ اور طہارت کا شہرہ گرد و نواح کے چکوک میں عام تھا۔ اپنے چک اور گرد و نواح میں باباجی کہہ کر لوگ پکارتے تھے۔ احمدیت کے مجسم نمونہ تھے۔ آپ کے اخلاق حسنہ کو دیکھ کر اپنے تو اپنے بیگانے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔ غیر احمدی برادری کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وفات پر لوگ برملا یہ کہتے تھے کہ "آج ہمارا باپ فوت ہو گیا۔ اور ہمارا رکھوالا جاتا رہا۔"

چک کا اکثر کوئی مسئلہ جب حل نہ ہوتا تو یہی کہا جاتا۔ فیصلہ اب باباجی کریں گے۔ فیصلہ کرتے وقت کسی کی امارت وغیرہ کا کوئی لحاظ نہ رکھتے تھے۔ بات صاف صاف کہہ دیتے اور فیصلہ ہمیشہ دیانت اور تقویٰ کے اصولوں پر کرتے۔ جو اہل دیہہ کے لئے قابل قبول ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ وفات کے وقت سب پکار اٹھے کہ ہمارے چک کا آج منصف مزاج سردار فوت ہو گیا۔

آدھی رات کے وقت تلاوت قرآن پاک بڑے التزام سے کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کے سلسلہ میں بڑا جوش رکھتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس بیان چک ۲۳ جنوبی کے زیر اہتمام جلسہ میں جب والد صاحب مرحوم و مغفور کو کچھ وقت دیا گیا تو مسجد کی چھت پر چڑھ کر کہنے لگے کہ لوگو! میں خدا کی قسم اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قسم اور اپنے تینوں بیٹوں محمد شریف۔ محمد اسلم اور محمد اشرف کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مسیح موعودؑ جن کی تمہیں انتظار ہے آ چکا ہے۔ اور احمدیت سچی ہے"۔ کچھ عرصہ سے دنیا سے کچھ بیزاری کا بھی اظہار فرمایا کرتے تھے۔

ایک روز چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے بھائی چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ملنے کے لئے گئے۔ جب واپس آنے لگے تو والد صاحب فرمانے لگے۔ نذیر احمد تھوڑی دیر اور بیٹھ جاؤ شاید میری زندگی کا یہ آخری اتوار ہو۔ واقعی یہی ہوا کہ دوسرا اتوار وہ نہ ہی دیکھ سکے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ۲ لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم آپ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر بلا و شر سے محفوظ رکھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ولادت

خاکسار کی لڑکی عزیزہ بشریٰ جبیں کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود ملک محمد احمد صاحب کا لڑکا اور ڈاکٹر صدیق احمد صاحب آف دیپالپور کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے زچہ کو صحت دے اور نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(ملک عبد الرحمٰن دفتر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ بجارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ بائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(ظفر احمد سہگل از چنیوٹ)

(۲) میری لڑکی عزیزہ امۃ المنان کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا کیا ہے احباب سے درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے عزیزہ سخت بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میری صحت بہت خراب ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کامل عطا کرے آمین

(محمد الدین ٹھیکیدار صحیح سرگودھا)

(۳) خاکسار امسال فائینل ایئر بی۔ ایس۔ سی (اے۔ ایچ) کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ امتحان میں مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (اعجاز احمد ملک سٹوڈنٹ فائینل ایئر بی۔ ایس۔ سی (اے۔ ایچ) کالج آف اینمل ہسبنڈری لاہور)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی مساعی

ایک نئی جماعت کا قیام ۔ کیتھولک پادریوں کے نام کھلا خط ۔ جماعت کی تعلیم و تربیت

رپورٹ کارگذاری از مئی تا جولائی سنہ ۱۹۶۱ء

از مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج ٹانگانیکا مشن بتوسط وکالت تبشیر ۔ ربوہ

(قسط نمبر ۲)

جماعت احمدیہ اسلام کیخلاف کوئی بات نہیں بتاتی

ٹانگانیکا کے علاقہ بکوبہ (BUKOBA) میں خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت کو خاصی ترقی حاصل ہو رہی ہے ۔ مئی اور جون کے مہینوں میں وہاں اٹھائیس افراد جماعت میں داخل ہوئے ان میں سے ایک دوست جو ہمارا سواحیلی ترجمۃ القرآن پڑھ کر احمدی ہوئے ہیں اپنے دو جون کے خط میں لکھتے ہیں "لوگوں نے جب ترجمۃ القرآن اور شرائط بیعت کو دیکھا تو نہایت خوش ہوئے ۔ کیونکہ انہوں نے ان میں کوئی بات بھی اسلام کے خلاف نہ پائی ۔ ان کو افسوس ہوا کہ اب تک ان کو یہ کہکر دھوکا دیا جاتا رہا ہے کہ احمدیت بری چیز ہے ۔"

یہ دوست حسب ضرورت بیعت فارم منگوا کر لوگوں کے گھروں میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ کہ جلد ہی سینکڑوں افراد کو جماعت میں شمولیت کی توفیق نصیب ہوگی یہ بالکل نئی جماعت ہوگی ۔ اللہ تعالےٰ ان کو اسلام اور احمدیت کی مضبوطی کا باعث بنائے آمین !

ایک اور نئی جماعت

خدا تعالےٰ کے فضل سے ارنگا (IRINGA) کے علاقہ میں بھی جماعت کو نفوذ حاصل ہو رہا ہے ۔ یہ لوگ بھی کافی عرصہ سے احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے تھے اس سال ان کو جماعت میں شامل ہونے کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۶ بالغ افراد بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے ۔ یہ سب کے سب بڑے مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں یہاں اگر مسجد بن جائے ۔ سکول جاری ہو جائے تو انشاء اللہ تعالےٰ یہاں بھی مضبوط جماعت بننے کی توقع ہے

یہ مشن چونکہ مالی لحاظ سے بھی علیحدہ کر دیا گیا ہے ۔ مقامی چندوں سے اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ ابتداء میں اگرچہ کچھ مشکل پیدا ہوئی لیکن اب امید ہے کہ ہم آہستہ آہستہ احباب کے تعاون اور قربانیوں سے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائینگے لیکن مساجد اور سکولوں کی تعمیر کے لئے ہمیں بجٹ کے علاوہ روپیہ فراہم کرنا ہوگا ۔ ملکی حالات ناساعد ہیں ۔ بارشیں وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا اثر نمایاں ہو رہا ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے ہماری دستگیری فرمائے اور مشکلات کو آسان کر دے ۔

جولائی کے مہینہ میں انڈین نیوی کا فلیگ شپ آئی ۔ این ۔ میسور اور دو چھوٹے جنگی جہاز خیر سگالی کے مشن پر دارالسلام پہنچے ۔ ان میں ہندو ۔ مسلمان اور عیسائی ہندوستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے افراد تھے ان سے کئی بار ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع ملا ۔ حیدرآباد دکن کے دو نوجوان دارالتبلیغ میں آئے اُن کو انگریزی کتب پیش کی گئیں ایک عیسائی اور دوسرے مسلمان تھے مؤخر الذکر دوست بعد میں بھی ملتے رہے ۔ بندرگاہ پر جا کر اپنے مشن کا اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز بہت سے اصحاب کو دیا ۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ لیا اور خوشی سے پڑھا ۔ سکھوں کی تعداد کافی تھی ۔ پنجابی زبان کی وجہ سے وہ زیادہ مانوس ہو گئے ۔ ان میں سے بہت سے مغربی پنجاب کے مہاجر تھے ۔

دارالسلام چونکہ بندرگاہ ہے ۔ اس لئے احمدی و غیر احمدی احباب وقتاً فوقتاً یہاں سے گذرتے ہوئے ملاقات کے لئے آجاتے ہیں ۔ ایک مالا باری دوست جو ایک جہاز میں نان کمشنڈ افسر ہیں سلسلہ کے اخبارات سے یہ معلوم کر کے ۔ دارالسلام میں ہماری مسجد ہے تلاش کے لئے نکلے ۔ لیکن ملاقات نہ ہو سکی ہیں بازار گیا ہوا تھا ۔ اتفاقاً ان سے سڑک پر ملاقات ہو گئی ۔ میں تو ان کو نہ پہچان سکا ۔ مگر انہوں نے مجھے پگڑی ۔ شیروانی اور شلوار سے شناخت کیا ۔ بعد میں ایک ہوٹل میں ان کو لے گیا اور تبادلہ احوال ہوتا رہا ۔ لباس بھی احمدی مبلغ کی شناخت کا اچھا ذریعہ ہے اگلے دن وہ واپس چلے گئے ۔

کیتھولک پادریوں کو خط

۱۷ سے ۲۲ جولائی تک دارالسلام میں کیتھولک پادریوں کی کانفرنس ہوئی اس میں مشرقی اور وسطی افریقہ سے بشپ صاحبان شامل ہوئے ۔ تین چار روز کے بعد ان کے بیانات پریس میں شائع ہوئے کہ وہ تمام مذاہب سے تعاون کرنا چاہتے ہیں اور وہ ان مذاہب کے متبعین سے محبت اور غیرت کا سلوک کرینگے اور مسلمان طلباء کے لئے اپنے سکولوں میں گنجائش رکھیں گے ۔ بلکہ ٹانگانیکا کے جنوبی صوبہ کے ایک بشپ نے کہا کہ انہوں نے ایک علاقہ میں ایسا سکول جاری کیا ہوا ہے جس کے طلبہ کی اکثریت مسلمان ہے اور ان کے لئے انہوں نے خاص نصاب مقرر کیا ہوا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت سی سچائیاں ہمارے مذاہب میں مشترک ہیں ۔ صرف زاویہ نگاہ کا فرق ہے ۔ اس کانفرنس کے صدر ایک افریقن تھے جو اسی مہینہ میں کارڈینل کا عہدہ لیکر واپس آئے تھے ۔ براعظم افریقہ میں یہ پہلے کارڈینل ہیں ۔

جب ان کے مندرجہ بالا بیانات شائع ہوئے تو ۲۲ تاریخ کو خاکسار نے ایک خط کارڈینل صاحب مذکور کو لکھا اس میں بشپ صاحبان کے تازہ بیانات اور ان کے نئے رجحانات کی تعریف کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس محبت و غیرت کے جذبہ کو عملی جامہ پہنائیں ۔ اس ضمن میں تفصیل کے ساتھ ان کو مندرجہ ذیل پانچ امور کی طرف دعوت دی ۔ اول توحید باری تعالےٰ کی تبلیغ میں اشتراک ۔ دوم شراب نوشی کے خلاف مہم میں تعاون ۔ سوم ملکی حالات و ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی محدود یا مشروط اجازت ۔ چہارم ۔ مسلم طلبہ کو عیسائی طلبہ کی طرح مراعات دی جائیں ۔ ان کے لئے جو خاص نصاب مقرر کیا جائے اسکے نفاذ سے پہلے مسلم شیوخ سے مشورہ کر لیا جائے اور مسلم طلبہ کو حرام اشیاء بورڈنگ سکولوں میں نہ کھلائی جائیں ۔ پنجم اسلام کے خلاف جارحانہ اور دلخراش لٹریچر نہ شائع کیا جائے ۔ اس خط کی نقول پریس کو بھی بھجوائی گئیں ۔

مسلمانوں نے تو اس خط سے خوش ہونا ہی تھا عیسائیوں نے بھی بہت سی باتوں کو پسند کیا اس خط کے مختلف حصے انگریزی کے نیم سرکاری اخبار "ٹانگانیکا سٹینڈرڈ" سواحیلی روزنامہ MWAFRIKA اور کیتھولک فرقہ کے سواحیلی پندرہ روزہ KIONGOZI میں شائع ہوئے اور ہمارے اپنے ماہنامہ MAPENZI YA MUNGU میں بھی اس خط کا سواحیلی ترجمہ بتمام و کمال چھپا ۔

اس خط کو ایک پمفلٹ کی صورت میں دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے ۔ تاکہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کثرت سے تقسیم ہو سکے اس ملک میں عیسائیوں کا یہی پروگرام ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے بچے عیسائی سکولوں میں بھجوانے پر آمادہ کیا جائے جہاں ان کو عیسائی ماحول میں رکھکر عیسائی بنایا جائے بالخصوص کیتھولک فرقہ کے لوگ سخت متعصب واقع ہوئے ہیں ۔ وہ مسلم طلبہ کو مردار اور سؤر کا گوشت کھلاتے ہیں ۔ شراب پینے کی نصیحت کرتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ پرائمری سکول میں ہی وہ عیسائی ہو جائیں اگر اپنے مذہب پر پختہ رہیں تو سیکنڈری سکول میں ان کو داخل نہیں کرتے ۔ خاکسار نے اپنے خط میں یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ مسلمان طلبہ کو صرف پرائمری تک ہی تعلیم نہ دی جائے ۔ بلکہ ثانوی سکولوں میں بھی ان کو داخل کیا جائے ۔ اس خط کا کچھ حصہ دارالسلام ریڈیو پر بھی نشر ہوا

تعلیم و تربیت

احمدی مردوں ۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دی گئی ۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیتا رہا ہفتہ میں دو بار ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تفسیر کبیر کا درس مغرب کی نماز کے بعد دیتا رہا ۔ دوسرے ایام میں روزانہ کشتی نوح کا درس ہوتا رہا ۔ سواحیلی زبان میں بھی ان مضامین کا ترجمہ کیا جاتا رہا ۔ خطبات جمعہ بھی عموماً سواحیلی زبان میں دئے جاتے رہے ۔ لجنہ اماء اللہ کا اجلاس پندرہ روز کے بعد باقاعدگی سے ہوتا رہا ۔ دوسری جماعتوں کو بھی لکھا گیا کہ وہ خدام ۔ انصار ۔ اطفال لجنہ اور ناصرات کی مجالس قائم کریں اور جہاں قائم ہیں ۔ وہاں کام کی طرف توجہ کی جائے افریقن طلبہ کو روزانہ تعلیم دیتا رہا ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ شوق سے دینیات پڑھتے ہیں ۔ ان میں سے بعض کو عنقریب تبلیغی میدان میں بھیجا جائے گا ۔ سلسلہ کا لٹریچر وہ بازاروں میں جا کر فروخت کرتے ہیں اور زبانی تبلیغ کی بھی مشق کرتے ہیں ۔

اردو اور سواحیلی زبان میں "اخبار احمدیہ" کی اشاعت ماہوار یہاں سے کی جاتی رہی اور دونوں پرچوں کو مشرقی افریقہ کے باقی علاقوں میں بھی سائیکلوسٹائل کر کے بھجوایا ۔ تعلیم و تربیت کے لئے ان پرچوں میں اچھا مواد پیدا ہوتا ہے اور جماعت کی ترقی کی خبریں اور ضروری اعلانات بھی ہوتے ہیں ۔

قارئین کرام اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ اس رپورٹ کو ختم کرتا ہوں ۔ خاکسار اور خاکسار کے تمام ایشین اور افریقن ساتھیوں اور تمام احمدی احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے ۔ ہمیں سستیوں اور کمزوریوں سے بچائے اور ہر قسم کے فتنہ اور شر سے ہم کو محفوظ رکھے ۔ ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر ۔

احمدی جماعتوں کے تربیتی جلسے

جماعت احمدیہ کوٹ مومن

جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے زیر انتظام مؤرخہ ۲۱/۱۰/۶۱ بعد نماز مغرب بر مکان مکرم شیخ محمد بخش صاحب تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم شیخ دوست محمد صاحب نے سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم شیخ بشارت احمد صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم شیخ شریف احمد صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنائے۔

ازاں بعد خواجہ مبارک احمد صاحب اور عزیز عبدالمنان صاحب متعلم جماعت دہم نے تربیتی امور پر مشتمل مضامین سنائے۔ اس کے بعد ہمارے دینی فرائض اور ان کی انجام دہی کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین جلسہ کو مؤثر رنگ میں تحریک فرمائی۔ کہ وہ اسلام کے تقاضوں کو عملی جامہ پہنائیں اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کریں۔

آخر میں مکرم صدر صاحب جلسہ نے بعض تربیتی باتوں کی طرف احباب کو توجہ دلائی جلسہ کی کارروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا تربیتی اجلاس مؤرخہ ۲۲ اکتوبر بوقت ۷ بجے شام زیر صدارت مکرم حکیم محی الدین صاحب صحابی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک عزیز شیخ ظفر احمد صاحب نے کی۔ پھر عزیز خواجہ بشیر احمد صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد شیخ مختار احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے۔ بعد ازاں عزیز بشارت احمد اور خواجہ خورشید احمد صاحب نے اسلامی اخلاق اور ہماری عملی زندگی کے موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد "سیرۃ رسول اکرمؐ" کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقریر فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے بعض پہلو بیان کئے۔ آخر میں مکرم صدر صاحب جلسہ نے انسانی پیدائش کے مقصد کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو اپنے اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی تحریک کی۔ اس کے بعد دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

(شیخ اللہ بخش سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

جماعت احمدیہ بھون تحصیل چکوال

جلسہ کی کارروائی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مؤرخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۱ء بوقت ۱۰ بجے ۔ ۔ ۔ ۔ زیر صدارت قاضی عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دوالمیال شروع ہوئی تلاوت کلام پاک مولوی نظام دین صاحب نے کی نظم مولوی بشارت احمد صاحب آف ربوہ نے پڑھی مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مخلوق خدا سے ہمدردی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ حاضرین جلسہ نے بڑی دلچسپی سے تقاریر سنیں۔

دوسرا اجلاس بھی زیر صدارت قاضی عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دوالمیال شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک مولوی غلام محی الدین صاحب معلم وقف جدید نے فرمائی۔ نظم مولوی بشارت احمد صاحب نے پڑھی۔ غیر احمدی احباب نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی۔ مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریباً تین گھنٹے تک تقریر فرمائی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے رات کے جلسہ کی کارروائی دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

جماعت احمدیہ چکوال دوالمیال۔ بلکہ کہار سے تقریباً ۹۰ افراد نے شرکت کی۔ جن میں مستورات بھی شامل تھیں۔

(عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھون)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد محترم ماسٹر جلیل الدین صاحب ارشد صدر محلہ دارالبرکات کی بائیں آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (نعیم احمد اختر فلور ملز غلہ منڈی ربوہ)

(۲) خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد شاہ از ملتان)

(۳) میرا فائنل امتحان چند روز تک شروع ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (رفیق احمد جمیل آر ڈی ٹی ایس مغلپورہ لاہور)

(۴) خاکسار کے نو عزیز ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ جملہ افراد جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ باعزت بری فرمائے۔ آمین

فضل احمد باجوہ
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خان

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۳۲

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

۱۶۳ - مکرم حکیم خورشید احمد صاحب یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
منجانب اہلیہ صاحبہ امۃ اللہ خورشید مرحومہ — ۲۱۰ — ۰۰

۱۶۴ - محترمہ اختر اسلام صاحبہ زوجہ میاں محمد سعید صاحب پسرور
منجانب والد محترم میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم — ۱۵۰ — ۰۰

۱۶۵ - مکرم فلائٹ لفٹننٹ چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ سرگودھا
منجانب دادا جان چوہدری علی بخش صاحب مرحوم — ۱۵۰ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے

بنکوں میں جمع شدہ روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ اس روپیہ کی حیثیت ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے گھر میں رکھا ہوا جسے کسی وقت بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

پس ان احباب جماعت سے جن کا روپیہ بنکوں میں جمع ہے التماس ہے کہ اس روپیہ پر زکوٰۃ ادا کریں ایسے اموال جن پر زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے محفوظ اور پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نیا سال اور نیا عزم

خدا تعالےٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ عہدیداران مجالس اس بات کا عزم کر لیں کہ وہ ابتدائے سال سے ہی چندے باقاعدگی کے ساتھ وصول کریں گے اور ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز کا حصہ مرکز کو بھجوا دیا کریں گے۔

نیز بہت سی مجالس نے ابھی تک سال ۶۲-۱۹۶۱ء کے بجٹ فارم پُر کر کے نہیں بھجوائے ایسی مجالس سے التماس ہے کہ بجٹ فارم پُر کر کے ماہ نومبر کے اندر اندر خاکسار کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وعدہ کا ایفاء لازمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"کوئی اگر اپنی مرضی سے چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبھائے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالےٰ کے لئے عادت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔" (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب مشرقی افریقہ TABORA (ٹبورہ) میں ۲ ماہ کی بیماری کے بعد ۔ ۔ ۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء شام کو ½ ۸ بجے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التماس ہے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ انہوں نے اپنی یادگار ۲ لڑکے اور ۳ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ (منصور خان آف ٹبورا)

"مباحثہ مصر" کے متعلق

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

تحریر فرماتے ہیں :-

"مولوی ابو العطاء صاحب نے مجھے اپنے ایک ہدیہ مباحثہ مصر کا نسخہ دیا ہے یہ اس مناظرے کی روئیداد ہے جو بعض نامور عیسائی پادریوں کے ساتھ مسیحیت کے بعض بنیادی عقائد کے متعلق مولوی صاحب نے مصر میں کیا تھا۔ مناظرہ تو خیر کا سر صلیب کے شاگرد ہونے کی وجہ سے کامیاب ہونا ہی تھا مگر مجھے اس مناظرہ کی روئیداد پڑھنے سے حیرت ہوئی کہ مولوی صاحب نے اس مختصر سے مناظرہ میں کتنا وافر مواد بھر دیا ہے یہ مناظرہ یقیناً ان احمدی مبلغوں کے بہت کام آ سکتا ہے جن کا مسیحی مشنریوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۱-۱۱-۶۱ء

ایک نسخہ کی قیمت دس آنے اور ایک سو نسخہ پچاس روپے علاوہ محصولڈاک

مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ

بعدالت صاحب افسر آبادی باختیارات کلکٹر سرگودھا

بمقدمہ درخواست علی و کرم علی و مہر پسران ساہنا اقوام رانجھہ سکنائے کوٹ عمرانہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

بنام رام چند وغیرہ -

دعوے واپسی اراضی ۳/۴ ۸۳ کنال مندرجہ کھیوٹ نمبر ۸۴-۹۰-۹۲-۹۸-۹۹-۱۰۵ مندرجہ جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ واقع کوٹ عمرانہ تحصیل بھلوال

اشتہار بنام رام چند ولد سوہنا مل دیوان چند ولد دینی چند اقوام مہرا سکنائے حال ہندوستان

ماطہ - مرزا پسران فتو - احمد - سلطان پسران راجہ - مانک و تیرا پسران جہانہ - مسماۃ سنو بیوہ احمد - محمد اعظم - نور پسران احمد - مسماۃ فاطمہ و مسماۃ محمداں دختران احمد - مراد ولد دائم نور ولد راجو - سوندا ولد تاجہ فتح محمد ولد منتظی اقوام رانجھہ سکنائے کوٹ عمرانہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا —— بذریعہ اشتہار ہذا مرتمنان بالا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۷/۱۱/۶۱ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا آویں بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۰ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟ کارڈ آنے پر۔ مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پاکستان ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کام کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کے مطابق زیر دستخطی ۲۷ نومبر ۱۹۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جائیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے بوقت بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ مقدار	تخمینہ لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل
فاروق گنج لاہور کے نشیبی علاقہ میں مٹی کی بھرائی۔	مکعب فٹ ۵۰,۰۰۰	روپے ۶۰۰/-	روپے ۲۰/-	ایک ماہ

صرف وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں اور جن کے پاس گدھے اور متعلقہ لیبر کافی ہو ٹنڈر ارسال کریں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں ان کو اپنے سابق تجربہ اور مالی حالت کی اسناد ہمراہ لا کر ۲۷ نومبر ۱۹۶۱ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹرڈ کرا لینے چاہئیں۔ مفصل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ اور پلان کسی بھی دن کو زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۲۷ نومبر سے قبل ہی زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو کل لیبر اور میٹریل کے لئے پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں تحریر کرنا چاہیے۔ کسر والے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیے کہ کام کی اصل نوعیت کے بارے میں ٹنڈر دینے سے پیشتر موقع پر معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب مرحوم کے دو پوتے عزیزم مبشر احمد اور منور احمد علی الترتیب ایف۔ اے - ایل - اور ایم بی بی ایس جیسے امتحانوں میں اعلیٰ اول نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو دین و دنیا دونوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ پشاور)

اور بہ بھی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء - ڈاکٹر - رؤسا - امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔
قیمت فی تولہ دو روپے

اکسیر حیات
طاقت کو بڑھانے والی بہترین دوا
قیمت خوراک دو ہفتہ چھ روپے

حب اکسیر
طاقت کو محفوظ رکھتی ہے - قیمت چار روپے

طاقت
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج - مکمل کورس تیس روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں ان کا استعمال از حد مفید ہے
مکمل خوراک سولہ روپے - فی تولہ دو روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ

درخواستِ دعا

مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ نیز وہ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اہلیہ صاحبہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے!

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴